سوال

(402)مسافر کے نمازروزے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسافر کا نمازروزہ کب اور کیسے ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ر کی نماز شہر سے نکلنے سے لے کرواپس آنے تک دورکعتیں ہیں کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے :

«أَوَلُ مافُرِضَت الصلاة فرضت رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّت صَلَاةُ السَّفرِ وَأُتمت صَلَاةُ الْحَضَرِ وفي روايۃ، وَزِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ» (صحيح البخاري، تقصير الصلاة، باب يقصر اذاخرج من موضعه، ح : ١٠٩٠ و صحيح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح : ٦٨٥)

، فرض قرار دی گئی تھیں، پھر سفر کی نماز کو تو برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز کو پورا کر دیا گیا۔ ‘‘اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں : ’’حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔ ‘‘

ا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

«خَرجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم من الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصلى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ» (صحيح البخاري، تقصير الصلاة، باب ماجاء في التقصير، ح : ١٠٨١ و صحيح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها، ح : ٦٩٣)

لیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے مکہ کی طرف نکلے، تو آپ دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم مدینے لوٹ آئے۔ ‘‘

امام کے ساتھ نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے، خواہ وہ شروع سے نماز میں شامل ہویا اس کا کچھ حصہ فوت ہوگیا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل فرمان کے عموم کا یہی تقاضا ہے :

«إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا» (صحيح البخاري، الاذان، باب لايسعى الى الصلاة واليات بالسكينة والوقار، ح : ٦٣٦)

تم اقامت کو سن لو تو نماز کی طرف چلو اور سکون و وقار کے ساتھ چلو اور تیز نہ چلو۔ جو حصہ پا لو اسے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اسے پورا کر لو۔ ‘‘

یہ فرمان کہ جو حصہ پالو اسے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے اسے پورا کر لو ان مسافروں کے لیے بھی ہے جو چار رکعت پڑھنے والے امام کے پیچھے پڑھیں اور دیگر لوگوں کے لیے بھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا : کیا وجہ ہے کہ مسافر انفرادی طور پر نماز پڑھے تو دو رکعتیں پڑھتا ہے اور جب مقیم امام ک

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا۟ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا۟ فَلْيَكُونُوا۟ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا۟ فَلْيُصَلُّوا۟ مَعَكَ...١٠٢... سورة النساء

یں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو پیچھے ہو جائیں، پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے۔ ‘‘

شہر میں ہو تو واجب ہے کہ جب اذان سنے تو نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں آئے اِلاَّ یہ کہ وہ مسجد سے دور ہو یا ساتھیوں کے گم ہونے کا اندیشہ ہو۔ اذان واقامت سننے والے پر وجوب نماز باجماعت کے دلائل کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔ مسافر ظہر، مغرب اور عشاء کی سنن مؤکدہ کے علاوہ دیگر تمام نو

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل : صفحہ375

[محدث فتویٰ]